121424 ـ " جب خاوند کھائے تو بیوی کو کھلائے اور جب خود پہنے تو بیوی کو پہنائے " کا معنی

سوال

کیا اس حدیث " جب خاوند خود کھائے تو بیوی کو بھی کھلائے اور جب خود پہنے تو بیوی کو بھی پہنائے " کا معنی یہ ہے کہ اگر خاوند اپنے لیے پانچ سو ریال کا لباس خریدے تو بیوی کو بھی پانچ سو ریال دے، یا اس کے لیے اتنے ہی ریال کا لباس خرید کر دے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حکیم بن معاویہ القشیری اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ کہتے ہیں:

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہم میں سے کسی ایک کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم خود کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، اور جب خود پہنو تو بیوی کو بھی پہناؤ، اور تم بیوی کو چہرے پر مت مارو، اور نہ ہی سے قبیح و بدشکل کہو، اور گھر کے علاوہ کہیں اور اسے مت چھوڑو یعنی بائیکاٹ مت کرو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2142).

اسے یہ مت کہو کہ اللہ تجھے قبیح بنائے.

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ بیوی کا نان و نفقہ بیوی کے واجب حقوق میں شامل ہوتا ہے، اور اس واجب نان و نفقہ میں بیوی کے لیے کھانا و پینا اور لباس وغیرہ کافی ہونا ضروری ہے، اس لیے جب کفائت والا نان و نفقہ بیوی کو دیا جائے تو اس سے زائد دینا واجب نہیں ہوگا.

اس وقت پھر خاوند کے لیے واجب نہیں کہ جب بھی وہ اپنے لیے لباس خریدتا ہے تو بیوی کے لیے بھی لباس خریدے، یا پھر اسے اس کے بدلے اتنی ہی رقم دے، یہ معنی نہیں.

حدیث میں " جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ " کی قید سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح انسان اپنے اوپر خرچ کرتا ہے بیوی پر بھی اسی طرح خرچ کرے، اس کا یہ مقصد نہیں کہ جب بھی وہ اپنے لیے خریدے تو بیوی کے لیے بھی لباس خریدے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تم بیوی کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی لباس خاص مت کرو، اور نہ ہی اس کے بغیر اپنے لیے کھانا، بلکہ بیوی اس میں تمہاری شریك ہے، جس طرح اپنے آپ پر خرچ کرتے ہو بیوی پر بھی اسی طرح خرچ کرنا واجب ہے، حتی کہ اکثر علماء کرام کو تو یہ کہنا ہے کہ:

" اگر آدمی اپنی بیوی پر خرچ نہ کرتا ہو اور بیوی نے قاضی کے پاس جا کر فسخ نکاح کا مطالبہ کر دیا تو قاضی کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے؛ کیونکہ خاوند نے اپنے اوپر واجب کردہ حق میں کوتاہی کی ہے " انتہی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (3 / 131).

مزید آپ سوال نمبر (103422) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .